89979 ـ اپنى مطلقہ عورت كے ساتھ ايك ہى گھر ميں رہنا

سوال

كيا آدمى كے ليے اپنى مطلقہ عورت كے ساتھ ايك ہى گھر ميں رہنا ممكن ہے تا كہ اولاد كى حفاظت اور ديكھ بھال ہو سكے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب آدمى اپنى بيوى كو طلاق دے دے چاہے وہ تيسرى طلاق ہو يا پہلى يا دوسرى اور اس كى عدت گزر جائے تو وہ عورت اس شخص كے ليے اجنبى بن جاتى ہے، اس كے ساتھ خلوت كرنا اور اسے چھونا اور اسے ديكھنا حلال نہيں ہوگا.

ايك ہى گھر ميں رہتے ہوئے بلاشك و شبہ ان شرعى امور كا التزام كرنا بہت مشكل ہے، كہ خلوت نہ ہو اور وہ پردے كا التزام كرے جس طرح باقى سب غير محرم عورتيں كرتى ہيں ليكن اگر گھر اتنا كھلا اور وسيع ہو اور عورت كے ليے ايك حصہ خاص كرنا ممكن ہو كہ اس كا راستہ بھى عليحدہ ہو اور وہاں مرد كا كوئى دخل نہ ہو تو پھر ہو سكتا ہے، ليكن اگر وہ ايك ہى گھر ميں ہوں اور اس ميں داخل اور خارج ہونے كا راستہ بھى ايك ہى ہو تو اس حالت ميں مندرجہ بالا امور كا التزام كرنا بہت مشكل ہے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" تين طلاق شدہ عورت آدمى كے ليے بالكل اجنبى ہے جس طرح باقى سب عورتيں اجنبى ہيں، اس ليے كسى بھى اجنبى عورت كى طرح نہ تو آدمى اس سے خلوت كر سكتا ہے اور نہ ہى اس كو ديكھ سكتا ہے جو كسى بھى اجنبى عورت سے ديكھنا جائز نہيں " انتہى

ديكھيں: الفتاوى الكبرى (3 / 349).

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرم سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ميرے والد صاحب بيمار ہو كر ہاسپٹل داخل ہوگئے اور جب ہاسپٹل سے فارغ ہوئے تو انہيں ايك اور بيمارى نے آ ليا جس سے پنڈلى ضائع ہوگئى، اللہ كى قضاء و قدر پر الحمد للہ پھر وہ فالج كا شكار ہوگئے اور بيٹھنے سے عاجز

ہوگئے، اب میں میرے پاس گھر میں ہیں....

اور میری والدہ کو طلب کیا جو کہ ابھی ان کے نکاح میں ہی تھی اور اسے کہنے لگے: تجھے طلاق، اور اس سے معافی مانگی اور کہنے لگے میں نے بھی تجھے معاف کیا، والدہ اب تك اسی گھر میں ہے اور والد کی دیکھ بھال کرتی ہے؛ کیونکہ وہ بیت الخلاء جانے سے قاصر ہیں، اور کھانا بھی والدہ ہی کھلاتی ہیں کیونکہ ہم ملازمت کرتے ہیں، اس کے بارہ میں کیا حکم ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو یہ طلاق تیسری ہے تو آپ کی والدہ کے لیے اس کے ساتھ رہنا اور اس سے پردہ نہ کرنا اور اس کے ساتھ رہنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ اس کے لیے اجنبی ہے، لیکن اگر یہ مذکورہ طلاق پہلی یا دوسری طلاق ہو تو یہ رجعی طلاق کہلاتی ہے اور عدت کے اندر اندر خاوند کو بیوی سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے اور اسے وہی کچھ حاصل ہوگا جو بیویوں کو ہوتا ہے لہذا وہ آپ کے والد کی خدمت کر سکتی ہے، اور اس کے ساتھ رہی سکتی ہے.

اور جب عدت ختم ہو جائے اور خاوند اسے الفاظ کے ساتھ یا پھر وطئ و جماع کر کے رجوع نہ کرے تو وہ اس کے لیے اجنبی بن جائیگی، اور عدت کے بعد اس کے لیے اس کے ساتھ خلوت کرنا اور رہنا جائز نہیں، الا یہ کہ نیا نکاح ہو سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20 / 226).

واللہ اعلم .